اَلْمُنَّۃُ الْمُمْتَازَۃُ فِیْ دَعْوَاتِ الْجَنَازَۃِ

۱۳۱۸ھ

نمازِ جنازہ سے متعلق حدیث میں وارد دعاؤں کا بیان اور تلقینِ میت کا طریقہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اَلْمِنَّۃُ الْمُمْتَازَۃ فِیْ دَعْوَاتِ الْجَنَازَۃِ

(نمازِ جنازہ سے متعلق حدیث میں وارد شدہ دُعاؤں کا بیان اور تلقینِ میّت کا طریقہ)

مسئلہ ۶۲ مسئولہ حافظ حاجی قاری زائر سید محمد عبدالکریم صاحب ۲۵ جمادی الاُخریٰ ۱۳۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ نمازِ جنازہ کی کے دُعائیں ہیں؟

الجواب

مولٰنا الحافظ القاری الحاج الزائر السید الصالح القادری البرکاتی ادام اللہ تعالٰی کرامتکم فی الحافرۃ والاٰتی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وہ تیرہ[13] دعائیں ہیں کہ نمازِ جنازہ کی احادیث میں وارد ہوئیں۔ فقیر نے انھیں جمع کرکے ایک اور کا اضافہ کیا ہے انھیں میں گزارش کرتا ہُوں کہ حفظ فرمالیں اور بالحاظ معنی جنازۂ اہلسنّت پر پڑھا کریں، جن کلمات کو دو خط ہلالی میں لے کر اُن پر خط کھینچ کر بالائے سطر دوسرے الفاظ لکھے جاتے ہیں وہ لفظ عورت کے جنازے میں اُن کلمات کی جگہ پڑھے جائیں۔ فقیر آپ کو وصیت کرتا ہے کہ میرا جنازہ پائیں تو نماز خود ہی پڑھائیں اور یہ سب دُعائیں اپنے خالص قادری قلب کے خضوع وخشوع سے پڑھیں اور قبرِ فقیر محتاج پر تلقین بھی کریں وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵

ادعیہ بعد تکبیر سوم

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ

اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَ(ہٗ) ھا وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَ(ہٗ) ھا[عہ۱]۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ (لَہٗ) لَھَا وَارْحَمْہُ) ھا وَعَافِہٖ) ھا وَاعْفُ عَنْہُ) ھا وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ) ھا

وَاغْسِلْہُ) ھا بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ) ھا مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ

مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ) ھا دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِ(ہٖ) ھا وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ) (وَ

زَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ[عہ۲]) وَاَدْخِلْہُ) ھا الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ) ھا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ

عہ۱ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و النسائی وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ واحمد وابویعلی والبیہقی وسعید بن منصور فی سنن عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ (م)

اسے امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے۔ اور امام احمد، ابویعلٰی، بیہقی اور سنن میں سعید بن منصور نے حضرت ابوقتادہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ (ت)

عہ۲ یعنی یہ الفاظ عورت کے جنازہ پر نہ پڑھے جائیں ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

---

[۱] سنن ابوداؤد باب الدعاء للمیت مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۰۱

جامع الترمذی باب مایقول فی الصلٰوۃ علی المیت مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۱۲۱

المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز " دارالفکر بیروت ۱/۳۵۸

مسند ابویعلٰی حدیث ۵۹۸۲ مطبوعہ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۵/۳۷۶

وَعَذَابِ النَّارِ۔ [عـ۱] [۱]

اَمَتُكَ وَبِنْتُ تَشْهَدُ

(۳) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

تَشْهَدُ اَصْبَحَتْ فَقِيْرَةً

وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ

هَا تَخَلَّتْ كَانَتْ زَاكِيَةً هَا كَانَتْ

غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ (تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ) وَاِنْ كَانَ

مُخْطِئَةً لَهَا هَا هَا [۲]

(مُخْطِئًا) فَاغْفِرْ (لَهٗ) اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔ [عـ۲]

هٰذِهٖ اَمَتُكَ بِنْتُ هَا هَا

(۴) اَللّٰهُمَّ (هٰذَا عَبْدُكَ ابْنُ) عَبْدًا ابْنُ اَمَتِكَ مَاضٍ فِيْهِ حُكْمُكَ، خَلَقْتَهٗ

تَكُ هِيَ لَتْ هَا هَا

وَلَمْ يَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا، نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اَللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ

هَا هَا هَا

وَالْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

عـ۱ رواه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابوبکر بن شیبۃ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

عـ۲ رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

اسے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

اسے حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ (ت)

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الجنائز مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۳۱۱
سنن النسائی الدعاء للمیت ؍؍ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۲۸۱

[۲] المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز ؍؍ دار الفکر بیروت ۱/۳۵۹

ھَا افْتَقَرَتْ ھَا نَتْ تَشْھَدُ ھَا
فَاِنَّهٗ، (افْتَقَرَ) اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، كَانَ (يَشْهَدُ) اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاغْفِرْ لَهٗ،

ھَا ھَا ھَا نَتْ نَ اكِيَةً
وَارْحَمْهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَ(هٗ)، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَ(هٗ)، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ (زَاكِيًا)

ھَا نَتْ طِئَةً ھَا
فَزَكِّهٖ، وَاِنْ كَانَ خَاطِئًا) فَاغْفِرْ لَهٗ، عہ لہ

عہ رواہ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ ۱۲ (م)

قال الامام ابن الجزری و شرح حصنہ (زاکیا) ای طاھرا من الذنوب فزکہ ای فطھرہ بالمغفرۃ ورفع الدرجات اھ وتعقبہ العلامۃ القاری بانہ لا یخفی عدم المناسبۃ بین تفسیرہ زاکیا بطاھر ای من الذنوب وبین قولہ فطھرہ بالمغفرۃ اھ **اقول** لا بدع فی سؤال المغفرۃ بالطاھر من الذنوب قد کان سید الطاھرین امام المعصومین صلی اللہ تعالٰی علیہ و علیھم لیستغفر الیہ کل یوم مائۃ مرۃ وذلک ان العبد وان جل ما جل لا یبلغ عما عملہ شکر نعمۃ اللہ تعالٰی ابدا ولا یخلوا عامۃ الصالحین عن

اسے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کیا ۱۲ (ت)

امام ابن الجزری نے اپنی حصن حصین کی شرح میں فرمایا: زاکیا کا معنی گناہوں سے پاک، فزکہ کا معنی: اسے مغفرت فرما کر اور درجات بلند فرما کر خوب پاک کردے اھ۔ اس پر علامہ قاری نے تنقید کی کہ زاکیا کی تفسیر (گناہوں سے پاک) اور (مغفرت فرماکر اسے گناہوں سے پاک کردے) ان دونوں میں مناسبت نہ ہونا واضح ہے اھ **اقول** جو گناہوں سے پاک ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کوئی اجنبی اور نامناسب چیز نہیں۔ پاکوں کے سردار، معصوموں کے امام حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزانہ خدا کی بارگاہ میں سو بار استغفار کرتے۔ بات یہ ہے کہ بندہ جتنا بھی بزرگ ہوجائے اس کا عمل اللہ تعالٰی کی نعمتوں کے کامل شکر کی حد تک کبھی نہیں

(باقی اگلے صفحہ پر)

لہ کنز العمال صلوۃ الجنازۃ حدیث ۴۲۸۶۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵/ ۷۱۸

حَثٌّ بِنْتُ اَمَتُكَ

(۵) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تقصیرا بالنظر الی ماینبغی لجلال وجہ الکریم فالمغفرۃ فی حقھم ان یتجاوز عن ذلك ولا یعاملھم قدر اعمالھم بل قدر افضالہ والیہ اشارۃ بقولہ رحمہ اللہ تعالٰی ورفع الدرجات قال القاری واغرب الحنفی بقولہ الاولی ان یقال ای زد فی زکاتہ وطھارتہ اھ اقول مرجعہ الی ماذکرنا ای ان کان طاھرا من الذنوب فزد فی طھارتہ بمغفرۃ التقصیر فی شکرك الخطیر وقد فسرہ القاری نفسہ بقولہ ای زد فی احسانہ کما فی روایۃ اھ لایبعد عن قول الحنفی کثیرا و انا اقول و باللہ التوفیق بل ھو من تزکیۃ الشھود ای ان کان زاکیا فاظھر فی ملکوتك انہ ذاك واشھد لہ بذالك وھذا لیس بتاویل بخلاف ماتقدم و باللہ التوفیق کلھا منہ رضی اللہ

پہنچ سکتا۔ رب کریم کی بزرگی شان کے لحاظ سے عامۂ صالحین کسی نہ کسی طرح کی کمی سے خالی نہ ہونگے تو ان کے حق میں مغفرت یہ ہے کہ اس سے درگزر فرمائے اور ان کے ساتھ ان کے اعمال کے حساب سے نہیں بلکہ اپنے فضل وکرم کے لحاظ سے معاملہ فرمائے اور ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کی طرف اپنے قول (اور درجات بلند فرما کر) سے اشارہ فرمایا ہے ــــ علامہ علی قاری فرماتے ہیں: علامہ حنفی نے یہ عجیب وغریب بات لکھی کہ اس کی تفسیر میں یہ کہنا بہتر ہوگا کہ "اس کی ستھرائی اور پاکی میں اضافہ فرما"۔ اقول اس کا مآل بھی وہی ہے جو ہم نے بیان کیا کہ اگر گناہوں سے پاک ہے تو اس کی پاکی میں اضافہ فرما اس طرح کہ اپنے عظیم شکر کی بجاآوری میں اس کی تقصیر کو بخش دے ــــ اور خود مولانا قاری نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے: "یعنی اس کی نیکی میں اضافہ فرما جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اھ ــــ اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق خدا ہی سے ہے) بلکہ یہ تزکیۂ شہود سے ہے (گواہوں کا تزکیہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی باطنی عدالت وپرہیزگاری جانچ کر ظاہر

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ھا نت مُحسِنَۃً ھا نت مُسِیئَۃً

عذابِہٖ، اِن کان (مُحسِنًا) فَزِدْ فِی اِحسانِہٖ، وَاِن کان (مُسِیئًا) فَتَجاوَزْ

عنھا

عَنہُ۔ عہ ١

اَمَتُکَ بِنْتُ نت تَشْھَدُ

(٦) اللّٰھُمَّ (عَبْدُکَ) وَا(بْنُ) عَبْدِکَ کان (یَشْھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ

ھا

مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا، اِنْ

نت مُحسِنَۃً ھا نت مُسِیئَۃً ھا

کا(ن) (مُحسِنًا) فَزِدْ فِی اِحسانِہٖ، وَاِنْ کا(ن) مُسِیئًا، فَاغْفِرْ لَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا

ھا ھا

اَجْرَ(ہٗ) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَ(ہٗ)۔ عہ ٢

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تعالٰی عنہ۔ (م)

کردی جائے) یعنی اگر وہ پاکیزہ ہے تو اپنی بادشاہت میں اس کی یہ حالت بیان کردے اور اس کے لئے اس پر گواہ لے لے۔ یہ اس کا لفظی معنی ہوا، تاویل نہیں جیسے کہ گزشتہ معانی تاویل تھے، اور توفیق خدا ہی سے ہے۔ (ت)

عہ ١ رواہ الحاکم عن یزید بن رکانۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

اسے حاکم نے یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

عہ ٢ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اسے ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہ المستدرک علی الصحیحین | کتاب الجنائز | مطبوعہ دارالفکر بیروت | ١/٣٥٩

لہ٢ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان | حدیث ٣٠٦٢ | موسسۃ الرسالۃ بیروت | ٦/٣٠

موارد الظمآن | کتاب الجنائز | مطبوعہ مطبعۃ سلفیہ مدینہ منورہ | ١/١٩٢

مسند ابو یعلٰی | حدیث ٦٥٦٧ | موسسۃ علوم القرآن بیروت | ٦/١٠٦

اَصْبَحَتْ اَمَتُكَ ھٰذِہٖ تَخَلَّتْ کَتْھَا فُتَقِرَتْ

(۷) (اَصْبَحَ عَبْدُكَ ھٰذَا) قَدْ (تَخَلّٰی) عَنِ الدُّنْیَا وَ تَرَ (کَھَا) لِاَھْلِھَا وَ (افْتَقَر) ھَا نَتْ تَشْھَدُ

اِلَیْكَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْہ) وَ قَدْ کَا(نَ یَشْھَدُ) اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ ھَا ھَا ھَا ھَا

وَرَسُوْلُكَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَ تَجَاوَزْ عَنْہُ وَ اَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وسلم۔ [عہ۱]

(۸) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَھَا وَ اَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ ط وَ اَنْتَ قَبَضْتَ

رُوْحَھَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَ عَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَھَا۔[عہ۲]

عہ۱ رواہ ابویعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ من قولہ الحقنا بما قبلہ من المرفوعات للمناسبۃ ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)۔

ابویعلٰی نے بسند صحیح حضرت سعید بن مسیب سے، انھوں نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ان ہی کے قول کے طور پر (یعنی موقوفًا) روایت کیا۔ اسے ماقبل کی مرفوع دعاؤں سے مناسبت کے باعث ہم نے لاحق کردیا ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

عہ۲ رواہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

---

[۱] المصنف لعبد الرزاق باب القراءۃ والصلوٰۃ علی المیت حدیث ۶۴۲۱ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۳/ ۴۸۷

المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجنائز مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۳/ ۲۹۲

[۲] سنن ابوداؤد باب الدعاء للمیت ″ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۰۰

(۹) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ

هٰذِهٖ اَمَتُكَ — بِنْتُ — هَا

(هٰذَا عَبْدُكَ) فُلَانُ (ابْنُ) فُلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ (هَا) مِنَّا فَاغْفِرْلَنَا

وَلَهٗ (هَا)۔ [عہ ۱]

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ (ابْنَ) (بِنْتَ) فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ (هَا) مِنْ فِتْنَةِ

الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلَهٗ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا)

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ [عہ ۲]

عہ ۱ رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علمھم الصلوٰۃ علی المیت اللھم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلا تقل الا ما تعلم ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

اسے ابونعیم نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انھوں نے اپنے والد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انھیں نمازِ جنازہ سکھائی اللھم اغفر — آخر حدیث تک — وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میں لوگوں میں سب سے کم عمر ہوں اگر مجھے کوئی خیر معلوم نہ ہو؟ فرمایا: تو تم وہی کہو جو جانتے ہو ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

عہ ۲ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ عن واثلۃ بن اسقع رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا (ت)

۱؎ کنز العمال بحوالہ ابونعیم حدیث ۴۲۸۴۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/۷۱۴

۲؎ سنن ابی داؤد باب الدعاء للمیت " آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۰۱

سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی الدعاء فی الجنازۃ علی الجنازۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۹

(۱۱) اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِط اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا۔ [ع۱] [۱]

(۱۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُکَ ط اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ مَعَادُنَا۔ [ع۲] [۲]

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَ (ہٗ) ھَا وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَ ہٗ ھَا۔ [ع۳] [۳]

(۱۴) اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

ع۱ رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ (م)

اسے ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

ع۲ رواہ البغوی وابن مندۃ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاضر رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

اسے بغوی، ابن مندہ اور مسند الفردوس میں دیلمی نے ابوحاضر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

ع۳ رواہ البغوی عن ابراھیم الاشھالی عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

اسے بغوی نے ابراہیم اشہالی سے، انھوں نے اپنے والد رضی اللہ تعالٰی سے روایت کیا۔ (ت)

---

[۱] سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ادخال المیت القبر مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۲

[۲] کنز العمال بحوالہ الدیلمی حدیث ۴۲۸۴۹ " موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵/۷۱۵

[۳] کنز العمال بحوالہ البغوی " ۴۲۲۹۹ " " ۱۵/۵۸۶

شرح السنۃ باب قراءۃ الفاتحہ فی صلوۃ الجنازۃ والدعاء للمیت مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/۳۵۵

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْكَرِيْمَ اِذَا اَمَرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ يَرُدَّهٗ اَبَدًا

ها

وَقَدْ اَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَا وَاَذِنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ فَشَفِّعْنَا فِيْهِ

ها ها ها ها ها ها ها

وَارْحَمْهُ فِیْ وَحْدَتِهٖ فِیْ وَحْشَتِهٖ وَارْحَمْهُ فِیْ غُرْبَتِهٖ وَارْحَمْهُ فِیْ

ها ها ها ها ها ها ها

كُرْبَتِهٖ وَاَعْظِمْ لَهٗ اَجْرَهٗ وَنَوِّرْ لَهٗ قَبْرَهٗ وَبَيِّضْ لَهٗ وَجْهَهٗ

ها ها ها ها ها ها

وَبَرِّدْ لَهٗ مَضْجَعَهٗ وَعَطِّرْ لَهٗ مَنْزِلَهٗ وَاَكْرِمْ لَهٗ نُزُلَهٗ يَا خَيْرَ

الْمُنْزِلِيْنَ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ وَيَا خَيْرَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِ الشَّافِعِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ عـہ

عـہ زادہ الفقیر غفر له الکریم القدیر ۱۲ كلها منه رضی اللّٰه تعالٰی عنه (م)

یہ دعا فقیر نے زیادہ کی، رب کریم وقدیر اس کی مغفرت فرمائے ۱۲ کلہا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

ترجمہ ادعیۂ منقولہ

(۱) الٰہی! بخش دے ہمارے زندے اور مُردے، اور حاضر اور غائب، اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت کو۔ الٰہی! تُو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اُسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اُسے موت دے ایمان پر۔ الٰہی! ہمیں اس میّت کے ثواب سے محروم نہ کر۔ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

(۲) الٰہی! اس میّت کو بخش دے، اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا، اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اس کی قبر وسیع کر، اور اسے دھو دے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کر دے گناہوں سے جیسے تُو نے پاک کیا سپید کپڑا مَیل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے، اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے۔ اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الٰہی! یہ میّت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تُو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تُو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے، یہ اکیلا رہا دُنیا اور دُنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرما دے اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے۔ الٰہی! ہمیں محروم نہ کر اس کے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الٰہی! یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے، نافذ اس میں حکم تیرا، تُو نے اسے پیدا کیا اُس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا ہو، یہ تیرے یہاں اُترا ہے، اور تُو بہتر ہے اُن سب سے جن کے یہاں کوئی غریب الوطن اُترے۔ الٰہی! اُسے اس کی حجت سکھا دے اور اُسے اُس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا دے، اور اُسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تُو اس سے غنی ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے، پس اُسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر، اور اس کے فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرما دے اور اگر خطاکار تھا تو اسے بخش دے۔

(۵) الٰہی! تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تُو اسے عذاب کرنے سے غنی ہے، اگر نیک تھا تو اُس کی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اُس سے درگزر فرما۔

(۶) الٰہی! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ، اور یہ کہ محمد تیرے

بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تُو اُس کا حال زیادہ جاننے والا ہے ہم سے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے، اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اُس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور اسے چھوڑ دیا اس کے لوگوں کے لئے، اور تیرا محتاج ہُوا اور تُو اُس سے غنی ہے۔ اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الہٰی! اُسے بخش دے اور اس سے درگزر فرما، اور اُسے ملادے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الہٰی! تو اس جنازے کا پروردگار ہے اور تُو نے اسے پیدا کیا، اور تُو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی، اور تُو نے اس کی جان قبض کی، اور تُو خوب جانتا ہے اُس کا چھپا اور ظاہر حال، ہم حاضر ہوئے ہیں شفاعت کرنے تُو اسے بخش دے۔

(۹) الہٰی! بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو، اور اصلاح کر دے ہمارے آپس میں، اور ملاپ کر دے ہمارے دلوں میں۔ الہٰی! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے۔ تُو ہمیں اور اُسے سب کو بخش دے۔

(۱۰) الہٰی! بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوالِ نکیرین اور عذابِ دوزخ سے کہ تُو وعدہ پُورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الہٰی! تُو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تُو ہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۱) الہٰی! اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے۔ الہٰی! دُور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے، اور آسمان پر لے جا اس کی رُوح کو، اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الہٰی! بیشک تُو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تُو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الہٰی! بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ اور مردہ اور خورد و کلاں اور حاضر و غائب کو۔ الہٰی! ہمیں محروم نہ کر اُس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں نہ ڈال اُس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان، اے زندہ، اے پائندہ، اے نیا بنانے والے آسمانوں اور زمینوں کے، اے بزرگی و عزت بخشنے والے! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اس کے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا، نہ کوئی اس کے جوڑ کا۔

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلے سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی! بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اس سوال کو کبھی رُد نہیں کرتا۔ اور بیشک تُو نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دُعا کی، اور تُو نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی، اور تُو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے، تُو ہماری شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرما اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں، اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں، اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں، اور اس پر رحم کر اس کی تکلیف میں، اور اسے بڑا ثواب دے، اور اس کی قبر نورانی کر، اور اس کا چہرہ پُرنور کر، اور اس کی خواب گاہ ٹھنڈی کر، اور اس کی جگہ معطر کرے، اور اسے عزت والی مہمانی دے۔ اے سب میزبانوں سے بہتر، اے سب بخشنے والوں سے بہتر، اے سب مہربانوں سے بہتر! قبول فرما، قبول فرما، قبول فرما۔ درود اور سلام و برکات اُتار سب شفیعوں کے سردار محمد اور اُن کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام نہ معلوم ہو اُس کی جگہ آدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کہے کہ سب آدمیوں کے باپ ہیں۔ اور اگر خود میت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ ھٰذَا عَبْدُكَ یا ھٰذِہٖ اَمَتُكَ پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں اُس کی جگہ عَبْدُكَ ھٰذَا (تیرا یہ بندہ) یا عورت ہو تو اَمَتُكَ ھٰذِہٖ (تیری یہ باندی) کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور اگر معاذ اللہ معلوم ہو تو نویں دُعا میں لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْهَا خَیْرًا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے واللہ غفور رحیم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں اور دُعا میں تکرار مفید و مستحسن ہے، جسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں دِقت جانے تو دعائے اول و دوم و سوم اور چہارم یا القول الثابت تک اور ہشتم سے دوازدہم تک پڑھے، اِن شاء اللہ تعالیٰ یہی کافی و وافی ہے، یہ نصف سے بھی کم رہ گیا اور چاہے تو چہاردہم بھی ملالے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا، اور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولیٰ ہے، امام جتنی دیر میں یہ دعائیں پڑھے مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان ادعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین آہستہ کہتے رہیں۔

طریقۂ تلقینِ قبر: حدیث[ع] میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمھارا

ع رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والضیاء فی الاحکام و ابن شاھین فی ذکر الموت و آخرون کما ذکرنا فی حیاۃ الموات ۱۲ منہ (م)

اسے طبرانی نے معجم کبیر میں، ضیاء نے احکام میں، ابن شاہین نے ذکر الموت میں روایت کیا اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا، جیسا کہ ہم نے رسالہ حیاۃ الموات میں بیان کیا ہے ۱۲ منہ (ت)

کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں

بنت

ابن فلانۃ کہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلان (بن) فلانۃ وہ سیدھا ہو کر

بنت

بیٹھ جائے گا، پھر کہے یا فلان (بن) فلانۃ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالٰی تجھ پر رحم فرمائے۔

اُذکری خرجتِ

مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے (اُذْکُرْ) مَا(خَرَجْتَ) عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا

شَھَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

تِلْکِ رَضِیْتِ

وَسَلَّمَ (وَاَنَّکَ رَضِیْتَ) بِاللہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا[1] نکرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم

اس کے پاس کیا بیٹھیں گے جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ!

اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا، تو حوا کی طرف نسبت کرے[2]۔ راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب و

حکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلّہ ائمہ تابعین سے ہیں فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ

ع: رواہ عنہم سعید بن منصور فی سننہ ۱۲ منہ (م)

ان سے اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا (ت)

---

[1] و [2] کنز العمال بحوالہ الطبرانی حدیث ۴۲۴۰۶ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵/۶۰۵

واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یَا فُلَانُ

قُوْلِی ، قُوْلِی
قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تین بار، پھر کہا جائے قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ

وَاعْلَمِیْ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط فقیر غفر اللہ تعالٰی اس قدر اور زائد کرتا ہے (وَاعْلَمْ) اَنَّ

کِ ، نِکِ
ھٰذَیْنِ الَّذَیْنَ اَتَیَاکَ اَوْیَاْتِیَانِکَ اِنَّمَا ھُوَعَبْدَانِ لِلّٰہِ لَا یَضُرَّانِ وَلَا یَنْفَعَانِ

تَخَافِیْ ، تَحْزَنِیْ ، وَاَشْھَدِیْ ، دِیْنُکِ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاَشْھَدْ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰہُ وَدِیْنَکَ الْاِسْلَامُ

نَبِیُّکِ
وَنَبِیَّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَبَّتَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی

الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ

ترجمہ : کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (فقیر غفر اللہ تعالٰی نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے، نہ نفع دیں نہ نقصان پہنچائیں مگر خدا کے حکم سے۔ تو نہ ڈر اور نہ غم کر، اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام، اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ثابت رکھے ہمیں اللہ، اور تجھ کو ٹھیک بات پر، دنیا کی زندگی اور آخرت میں۔ بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

حدیث تلقین کی تخریج و تقویت فقیر نے کتاب حیٰوۃ الموات فی بیان سماع الاموات کے مقصد دوم فصل پنجم اور مسئلہ تلقین کی روایات و تنقیح مقصد سوم فصل سیزدہم میں ذکر کی جس سے بحمد اللہ تعالٰی وہابیہ کے تمام اوہام کی تسکین کافی ہوتی ہے،

وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین واللہ

اور خدا ہی سے توفیق ہے، اور ساری تعریف اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور خدائے برتر

سبحانہٗ وتعالٰی اعلم۔ ہمارے آقا حضرت محمد اور ان کی تمام آل پر رحمت نازل فرمائے، اور خدائے پاک و برتر خوب جاننے والا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۶۳ ازبمبئی جاملی محلہ مکان حاجی محمد صدیق جعفر مرسلہ مولوی محمد عمرالدین صاحب ۳ جمادی الاولٰی ۱۳۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین کہ بعد نماز جنازہ کے صفوف توڑ کر یہ دُعا اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ یا مثل اس کے کی جاتی ہے جیسا کہ بمبئی اور اس کے اطراف مانند مالاگاؤں وغیرہ بلاد میں قدیم الایام سے متعارف ومتعامل ہے درست ہے یا نہیں؟ اور برتقدیر جواز بعض اشخاص جو اس کو حرام وممنوع کہتے ہیں ان کا قول صحیح ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للّٰہ مجیب الدعوات وافضل الصلوۃ واکمل التحیات علی معاذ الاحیاء ومعاد الاموات خالص الخیر ومحض البرکات فی الحیٰوۃ الاولٰی والحیٰوۃ العینی بعد الممات وعلٰی اٰلہ وصحبہ کریمی الصفات مابعد ماض وقرب اٰت اٰمین۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اور بہتر درود اور کامل تر تحیتیں ان پر جو زندوں کی پناہ گاہ، مُردوں کا مرجع، خالص خیر اور محض برکات ہیں، دُنیا کی زندگی میں بھی، اور بعد موت کی بالاتر زندگی میں بھی، اور ان کی آل واصحاب پر بھی، جو بزرگ صفات والے ہیں، جب تک کہ گزرا ہوا دور اور آنے والا قریب ہوتا رہے۔ الٰہی قبول فرما! (ت)

اموات مسلمین کے لئے دُعا قطعاً محبوب وشرعاً مندوب جس کی ندب وترغیب مطلق پر آیات واحادیث بلاتوقیت وتخصیص ناطق تو بلاشبہہ ہروقت اُس پر حکم جواز صادق، جب تک کسی خاص وقت ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہ ہو مطلق شرعی کو از پیش خویش موقت اور مرسل کو مقید کرنا تشریع من عند النفس ہے اور نماز ہرچند اعظم واجل طرق ہے مگر نہ اُس پر اقتصار کا حکم نہ اُس کے اغنا پر جزم، بلکہ شرع مبارک وقتاً فوقتاً بکثرت اور بار بار تعرض نفحاتِ رحمت کا حکم فرماتی ہے کیا معلوم کس وقت کی دعا قبول ہوجائے۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لیکثر من الدعاء۔ اخرجہ الترمذی[1] والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال صحیح واقروہ۔

دعا کی کثرت کرے۔ اسے ترمذی وحاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے، اور علماء نے اسے برقرار رکھا۔ (ت)

[1] جامع الترمذی ابواب الدعوات مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۱۷۴

15 مستدرک حاکم و صحیح ابنِ حبان میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وآلہٖ فرماتے ہیں:

لاتعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلك مع الدعاء احد[1] قال فی الحرز المعنی لاتقصروا ولاتکسلوا فی تحصیل الدعاء[2]

دُعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ حرزِ ثمین میں ہے معنٰی یہ ہے کہ دُعا کی بجاآوری میں کوتاہی و سُستی نہ کرو۔ (ت)

مسند ابویعلٰی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تدعون اللہ تعالٰی فی لیلکم ونہارکم فان الدعاء سلاح المؤمن[3]

رات دن اللہ تعالٰی سے دُعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

طبرانی کتاب الدعاء، ابن عدی کامل، امام ترمذی نوادر و بیہقی شعب الایمان میں بعد ابوالشیخ و قضاعی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء[4]

بیشک اللہ تعالٰی بکثرت و بار بار دُعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لہا لعل ان یصیبکم نفحۃ منہا فلا تشقون بعدھا ابدا[5]

یعنی تمہارے رب کے لئے زمانے کے دنوں میں کچھ عطائیں، رحمتیں، تجلیاں ہیں تو اُن کی تلاش رکھو (یعنی کھڑے بیٹھے لیٹے ہر وقت دُعا مانگتے رہو، تمہیں کیا معلوم کس وقت رحمتِ الٰہی کے خزانے کھولے جائیں) شاید ان میں کوئی تجلی تمہیں بھی پہنچ جائے کہ پھر کبھی بدبختی نہ آئے۔

---

[1] المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/۴۹۴

[2] حرزِ ثمین شرح حصن حصین حدیثِ مذکور کے تحت افضل المطابع لکھنؤ ص ۱۱

[3] مسند ابویعلٰی حدیث ۱۸۰۶ الدعوات الخ مطبوعہ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۲/۳۲۹

[4] نوادر الاصول الاصل الثامن والمائۃ فی الالحاح والدعاء مطبوعہ دارصادر بیروت ص ۲۲۰

[5] المعجم الکبیر مروی از محمد بن مسلمہ حدیث ۵۱۹ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۹/۲۳۴

قال العلامة المناوی فی التیسیر تعرضوا لها بتطهیر القلب و تزکیتہ من الاکدار والاخلاق الذمیمۃ والطلب منہ تعالٰی فی کل وقت قیاما وقعودا وعلی الجنب ووقت التصرف فی اشتغال الدنیا فان العبد لا یدری فی ای وقت یکون فتح خزائن المنن[1]

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا، تو انھیں تلاش کرو اس طرح کہ دلوں کو کدورتوں اور بُرے اخلاق سے پاک وصاف کرلو، اور باری تعالٰی سے کھڑے، بیٹھے لیٹے، دنیاوی کام کرتے، ہر وقت مانگتے رہو، اس لئے کہ بندے کو پتا نہیں کہ کس وقت رحمت کے خزانے کُھل جائیں۔ (ت)

سراج المنیر میں اس کے مثل ذکر کرکے فرمایا، قال الشیخ حدیث حسن[2] (شیخ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ت) جب دعا کی نسبت صاف حکم ہے کہ اس میں کسل نہ کرو، بکثرت مانگو، رات دن مانگو، ہر حال مانگو۔ تو ایک بار کی دُعا پر اقتصار کیونکر مطلوب شرع ہوسکتا ہے۔ لاجرم حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قبل نماز و بعد نماز دونوں وقت میت کے لئے دُعا فرمانا اور مسلمانوں کو دعا کا حکم دینا ثابت۔

مسلم عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکۃ یؤمنون علی ما تقولون[3] وھو عنہا رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ (الی ان قالت) ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفرلنا ولہ یارب العلمین وافسح لہ فی قبرہ

امام مسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا میّت کے پاس آؤ تو اچھی بات بولو، اس لئے کہ ملائکہ تمھاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ وہی امام انہی ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی ہیں، وہ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوسلمہ کی وفات پر تشریف لائے تو ابھی ان کی آنکھ کُھلی ہُوئی تھی سرکار نے بند کی (یہاں تک کہ فرمایا) پھر سرکار نے دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں اس کا نیک بدل

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث ان لربکم کے تحت مذکور ہے مکتبۃ الامام الشافعی الریاض سعودیہ ۱/۳۳۹
[2] السراج المنیر شرح الجامع الصغیر حدیث مذکورہ کے تحت مطبوعہ مطبعۃ ازہریۃ مصریۃ مصر ۲/۱۱
[3] صحیح مسلم کتاب الجنائز مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۳۰۰

ونور له فيه[۲] ابوداؤد والحاكم وصححه عن امير المؤمنين عثمان رضی الله تعالٰی عنہ قال كان النبی صلی الله تعالٰی علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ وقال استغفروا لاخیکم وسلوا له التثبیت انه الاٰن يسأل[۳] احمد عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنہ ان النبی صلی الله تعالٰی علیہ وسلم نعی النجاشی لاصحابہ ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابہ الی المصلی ثم قام فصلی بهم کما یصلی علی الجنازۃ ابن ماجه والبیہقی فی سننه عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما فی جنازۃ فلما وضعها فی اللحد قال بسم الله و فی سبیل الله وعلی ملۃ رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم، فلما اخذ فی تسویۃ

عطا فرما، اور ہمیں اور اسے اپنی رحمت سے چھپا، اس کی قبر کشادہ فرمادے اور اس کے لئے اس میں روشنی ونور پیدا فرما — ابوداؤد وحاکم امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حاکم نے اس حدیث کو صحیح بھی کہا — وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے، اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اس کے لئے جواب میں ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس وقت اس سے سوال ہونے والا ہے — امام احمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی کے مرنے کی اطلاع دی پھر فرمایا: اس کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر صحابہ کو لے کر نمازگاہ تشریف لے گئے پھر انھیں نماز پڑھائی جیسے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے — ابن ماجہ اور بیہقی سنن میں حضرت سعید بن مسیّب سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا جب انھوں نے جنازہ کو لحد میں رکھا تو کہا: اللہ کے نام سے، اللہ کی راہ میں، اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین پر — پھر جب لحد پر کچی اینٹیں درست

---

[۱] صحیح مسلم — کتاب الجنائز — مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی — ۱/۳۰۰
[۲] سنن ابی داؤد — " — " آفتاب عالم پریس، لاہور — ۲/۱۰۳
مستدرک علی الصحیحین — کتاب الجنائز — " دار صادر بیروت — ۱/۳۷۰
[۳] مسند احمد بن حنبل — مروی از ابوہریرہ — " دار الفکر بیروت — ۲/۵۲۹

اللبن على اللحد، قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا ولقھا منك رضوانا قلت یا ابن عمر اشیئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام قلتہ برأیك، قال انی اذا لقادر علی القول بل شیئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[1] ھذہ روایۃ ابن ماجۃ وفی اخری فلما اخذ فی تسویۃ اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر فلما سوی اللبن علیھا قام جانب القبر ثم قال اللھم جاف الارض من جنبیھا وصعد روحھا ولقھا رضوانا ثم قال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[2]

کرنے لگے تو کہا: اے اللہ! اسے شیطان سے اور عذاب قبر سے پناہ میں رکھ، اے اللہ! اس کی کروٹوں سے زمین جُدا رکھ، اس کی روح کو اوپر پہنچا، اور اسے اپنی خوشنودی عطا فرما۔ میں نے عرض کیا، اے ابن عمر! یہ کوئی ایسی دعا ہے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنی ہے یا اپنی رائے سے کی ہے؟ فرمایا: ایسا ہے تو میں وہ دعا کرسکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو کہا: اے اللہ! اسے شیطان سے اور عذاب قبر سے پناہ میں رکھ۔ پھر جب اس پر اینٹیں برابر کردیں تو قبر کے کنارے کھڑے ہو کر یہ دعا کی: اے اللہ! اس کی کروٹوں سے زمین کو جدا رکھ، اس کی روح کو اوپر پہنچا اور اسے اپنی خوشنودی عطا فرما۔ پھر فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (ت)

احادیث اس بارہ میں حد شہرت واستفاضہ پر ہیں، انھیں میں سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر وعاصم بن عمر بن قتادہ مروی مغازی واقدی ہے کہ جوابؑ میں مذکور ہوئی۔

ع یعنی جواب مجیب اول کہ بغرض تصدیق از | یعنی مجیب اول کا جواب جو تصدیق کے لئے بمبئی (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ادخال المیت القبر مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۲
[2] السنن الکبرٰی کتاب الجنائز " دار صادر بیروت ۴/ ۵۵

اقول وھو وان کان مرسلا بطریقتہ فالمرسل حجۃ عندنا وعند الجمھور

اقول یہ حدیث اگرچہ اپنے دونوں طریق سے مُرسل ہے مگر مرسل ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

بمبئی آمدہ بود عبارتش ازیں مقام اینست۔ سے آیا تھا اس جگہ سے اس کی عبارت یہ ہے:

اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو تو زیادہ صریح لیجئے، کبیری شرح منیہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے:

قال لما التقی الناس بموتۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی المنبر وکشف لہ ما بینہ وبین الشام فھو ینظر الی معترکھم فقال علیہ الصلوۃ والسلام اخذ الرایۃ زید بن حارثۃ فمضی حتی استشھد وصلی علیہ ودعا لہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ وھو یسعی ثم اخذ الرایۃ جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشھد وصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ودعا لہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ فھو یطیر فیھا بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور کے لئے پردے اٹھا دئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انھیں اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو، بیشک وُہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے علم اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا، حضور نے ان کو اپنی صلاۃ ودُعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔ (ت)

اسی حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے بعد نماز جنازہ کے دعا کی ہے اور صحابہ کرام کو بھی آپ نے امر فرمایا ہے پس صورتِ مسئولہ کے جواز میں کیا کلام رہا انتہی منہ ۱۲ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

ؐ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۸۴

ثم الثابت عندنا توثیق الواقدی کما افادہ المحقق حیث اطلق فی الفتح ثم الاصل فی الالفاظ الشرعیۃ فالصلوٰۃ حملہا علی معانیہا الشرعیۃ فالصلوٰۃ غیر الدعاء ثم التاسیس خیر من التاکید فالدعاء غیر الصلوٰۃ۔

حجت ہے ـــــ پھر ہمارے نزدیک ثابت یہی ہے کہ امام واقدی ثقہ ہیں جیسا کہ امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں افادہ فرمایا ـــــ پھر الفاظ شرعیہ میں اصل یہ ہے کہ اپنے شرعی معانی پر محمول ہوں تو صلاۃ، غیر دعا ہے ـــــ پھر تاسیس (از سرِ نو کوئی افادہ) تاکید سے بہتر ہے، تو دعا، غیر صلاۃ ہے۔ (ت)

پھر جب دُعا مستحب اور مطلقاً مستحب اور اکثار مستحب اور قبل نماز بعد نماز ہر طرح مستحب، تو بعد نماز متصلاً اس سے کون مانع، بلکہ یہ وقت تو خاص مظنۂ نفحاتِ ربانیہ ہے کہ عمل صالح خصوصاً فریضہ خصوصاً نماز حالتِ رحمت و رحمتِ الٰہی سببِ اجابت، و لہذا دُعا سے پہلے تقدیم عمل صالح مطلوب ہُوئی،

کما فی الحصن قال القاری و تقدیم عمل صالح ای قبل الدعاء لیکون سببا لقبولہ کما فی حدیث ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی صلوٰۃ التوبۃ علی ما سیاتی فی اصل الکتاب و رواہ الاربعۃ و ابن حبان[1]

جیسا کہ حصن حصین میں ہے ـــ اس کی شرح میں مولانا علی قاری نے فرمایا: عمل صالح کی تقدیم، یعنی دُعا سے قبل نیک کام کی بجا آوری تاکہ قبولِ دعا کا سبب ہو جیسا کہ نمازِ توبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے، جیسا کہ اصل کتاب (حصن حصین) میں آرہا ہے اور اسے اربعہ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور ابن حبان نے روایت کیا۔ (ت)

و لہذا ختم قرآن و اتمام صوم و نماز پنجگانہ بلکہ ہر نمازِ مفروض بلکہ ہر فرض کے بعد دُعا کی ترغیب احادیث میں آئی ہے جن میں نمازِ جنازہ بھی قطعاً داخل،

الترمذی و حسنہ والنسائی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قلت یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر و دبر الصلوات المکتوبات[2] قال

ترمذی بافادۂ تحسین اور نسائی حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دُعا زیادہ سُنی جانے والی ہے؟ فرمایا: وُہ جو اخیر شب کے درمیان ہو اور فرض

[1] حرز ثمین شرح حصن حصین حواشی حصن حصین آدابِ دُعا حاشیہ ۱۵ افضل المطابع لکھنؤ ص ۹

[2] جامع الترمذی ابواب الدعوات مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۱۸۸

القاری التقیید بها لکونها افضل الحالات
فهی ارجی لاجابۃ الدعوات اھ[1]
البیهقی والخطیب وابونعیم و
ابن عساکر عن انس رضی الله
تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی
الله تعالٰی علیه وسلم مع کل
ختمة دعوة مستجابة[2]، احمد والترمذی
وحسنه وابنماجة وخزیمة وحبان
فی صحاحهم والبزار عن ابی هریرة
رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله
صلی الله تعالٰی علیه وسلم
ثلثة لاترد دعوتهم الصائم حین
افطر[3] الحدیث، الطبرانی فی الکبیر
عن العرباض بن ساریة رضی الله
تعالٰی عنه عن النبی صلی الله
تعالٰی علیه وسلم من صلی
صلوٰة فریضه فله دعوة مستجابة ومن
ختم القرآن فله دعوة مستجابة[4]، الدیلمی
فی مسند الفردوس عن امیر المؤمنین علی
کرم الله تعالٰی وجهه من ادی فریضة فله

نمازوں کے بعد ---- علامہ علی قاری نے فرمایا: بعد
فرائض کی تقیید اس لئے ہے کہ یہ سب سے افضل
حالت ہے تو اس میں قبولِ دعا کی امید زیادہ ہے اھ
بیہقی، خطیب، ابونعیم اور ابنِ عساکر حضرت انس
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ہر ختم قرآن کے ساتھ
ایک دعا مقبول ہوتی ہے ---- امام احمد، ترمذی
بافادۂ تحسین، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان
اپنی صحاح میں اور بزار (اپنی مسند میں) حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں وہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد
ہے: تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی ایک
روزہ دار جب افطار کرے، الحدیث ---- طبرانی
معجم کبیر میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی
عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں: جس نے فرض نماز ادا کی اس کی ایک دعا
مقبول ہوتی ہے اور جس نے قرآن ختم کیا اس کی بھی
ایک دعا مقبول ہوتی ہے ---- دیلمی مسند الفردوس
میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی ہیں
جس نے کوئی فریضہ ادا کیا خدا کے یہاں اس کی ایک

---

[1] حرز ثمین شرح حصن حصین حواشی حصن حصین اوقات الاجابۃ ص۲۲ حاشیہ ۱۶ افضل المطابع لکھنؤ ص ۱۴
[2] کنز العمال بحوالہ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ حدیث ۲۳۱۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/۵۱۷
[3] سنن ابن ماجہ باب فی الصائم لاترد دعوتہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۶
[4] المعجم الکبیر مروی عن عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حدیث ۶۴۷ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۸/۲۵۹

عنداللہ دعوۃ مستجابۃ[1]، وفی الباب احادیث اخر اوردنا بعضہا فی رسالتنا سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید (۱۳۰۷ھ)۔

دُعا مقبول ہوتی ہے ۔۔۔ اس باب میں اور بھی حدیثیں ہیں جن میں سے کچھ ہم نے اپنے رسالہ سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید (۱۳۰۷ھ) میں نقل کی ہیں۔

خود رب العزت عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فاذا فرغت فانصب، والی ربك فارغب[2]

جب تُو نماز سے فارغ ہو تو دُعا میں مشقت کر اور اپنے رب کی طرف زاری و تضرع کے ساتھ راغب ہو۔

جلالین میں ہے:

فاذا فرغت من الصلاۃ فانصب اتعب فی الدعاء والی ربك فارغب تضرع[3]

جب تُو نماز سے فارغ ہو تو دعا میں مشقت کر اور اور اپنے رب کی طرف زاری و تضرُّع کے ساتھ راغب ہو۔ (ت)

بالجملہ دُعائے مذکور کے جواز میں شک نہیں، ہاں دفعِ احتمالِ زیادت کو نقضِ صفوف کرلیں اسی قدر کافی ہے کہ اس کے بعد احتمالِ زیادت کا اصلاً محل نہیں ہے، جس طرح بعدِ ختمِ نمازِ ظہر و مغرب و عشا ادائے سنن کے لئے مقتدیوں کو کسرِ صفوف مسنون، کہ اس کے بعد کسی آنے والے کو بقائے جماعت کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

علامہ محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں فرماتے ہیں:

لفظ البدائع اما المقتدون فبعض مشائخنا قالوا لاحرج فی ترك الانتقال لانعدام الاشتباہ علی الداخل عند معاینۃ فراغ مکان الامام عنہ، وروی عن محمد انہ قال مستحب للقوم ایضا ان ینقضوا الصفوف ویتفرقوا لیزول

بدائع کی عبارت یہ ہے: رہا مقتدیوں کا حکم تو ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا وہ اگر اپنی جگہ سے نہ ہٹیں تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ آنے والا جب امام کی جگہ خالی دیکھے گا تو اسے بقائے جماعت کا شبہہ نہ رہ جائیگا۔ اور امام محمد سے روایت ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: قوم کے لئے بھی مستحب ہے کہ صفیں توڑ دیں اور منتشر ہوجائیں

---

[1] کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ حدیث ۴۰۔۱۹۰ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۲/۲۱۳

[2] القرآن ۹۴/ ۷ و ۸

[3] جلالین نصف ثانی الم نشرح مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۰۰

الاشتباہ علی الداخل المعاین الکل فی الصلاۃ البعید عن الامام ولما روینا من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وھذا فی الذخیرۃ انہ روی عن محمد ومشی علیہ رضی الدین فی المحیط ناصا علی انہ السنۃ[1]

تاکہ ایسے شخص کو شبہہ نہ ہو جو بعد میں آئے اور سب کو نماز میں دیکھے، اور امام سے دور ہو۔ اور اس حدیث کی وجہ سے بھی جو ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ــــ اور ذخیرہ میں یہ ہے کہ یہ امام محمد سے روایت ہے اور اسی پر محیط میں رضی الدین نے مشی فرمائی اس تصریح کے ساتھ کہ یہی سنت ہے لہ (ت)

ثم اقول یہ بھی لحاظ لازم کہ صرف اس دعا کی غرض سے جنازہ اٹھانے کو تعویق و درنگ میں نہ ڈالیں کہ یہاں شرعاً تعجیل مامور ہے اور دعا کچھ تعویق پر موقوف نہیں، اتنے کلمات اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ بلکہ اس سے زائد جنازہ اٹھاتے اٹھاتے کہہ سکتے ہیں کما لا یخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت) امام ابن حاج مکی مدخل میں فرماتے ہیں،

ان بعض من یعتنون بہ من الموتی یترکونہ بعد ان یصلی علیہ فی المسجد ویقفون عندہ، ویطولون الدعاء وبعضھم یفعل ماھو اکثر من ذلک وھو تکبیر المؤذنین اذذاک علی ما تقدم من زعقاتھم ویطولون فی ذلک، والسنۃ التعجیل بالمیت الی دفنہ ومواراتہ وفعلھم یضاد ذلک فلیحذر من ھذا واللہ المستعان[2]

انھیں جس مردے سے اعتنا ہوتا ہے اُسے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد مسجد میں چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے پاس ٹھہر کر دیر تک دعا کرتے ہیں، اور بعض اس سے زیادہ کرتے ہیں، وہ یہ کہ اُس وقت مؤذنین تکبیر کہتے ہیں جیسا کہ ان کی بلند بانگوں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور اس میں طول دیتے ہیں۔ جب کہ سنت یہ ہے کہ میت کو لے جا کر جلد دفن کریں اور ان لوگوں کا عمل اس کے برخلاف ہے، تو اُس سے بچنا چاہئے۔ اور خدا ہی سے مدد طلبی ہے۔ (ت)

دیکھو ان امام نے باآنکہ انکار حوادث میں مبالغۂ شدیدہ رکھتے ہیں یہاں تک کہ بعض جگہ حد سے تجاوز واقع ہوگیا، کما نص علیہ الامام المحقق جلال الملۃ والدین السیوطی (جیسا کہ امام محقق جلال الدین

---

[1] بدائع الصنائع فصل فی بیان مایستحب للامام الخ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۶۰

ف: حلیہ مجھے دستیاب نہیں اس لئے بدائع الصنائع کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ نذیر احمد

[2] المدخل لابن الحاج صلوٰۃ الجنائز مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت ۳/۲۶۳

سیوطی نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ت) بعد نمازِ جنازہ میت کے لئے نفسِ دعا پر انکار نہ فرمایا بلکہ تطویلِ دعا کی ممانعت فرمائی کہ منافیِ تعجیل ہے بعض فتاوٰی میں کہ واقع ہوا لایقوم داعیا له، لایقوم للدعاء بعد صلٰوۃ الجنازۃ (دعا کرتے ہوئے کھڑا نہ ہو ــ یا ــ بعد نمازِ جنازہ دعا کے لئے کھڑا نہ ہو۔ت) بعض علماء نے اُسے منعِ قیام بمعنے انتصاب پر محمول کرکے بیٹھ کر دعا کو اس ممانعت میں داخل نہ ہونے کا استظہار کیا۔

کما نقل عن بعضھم بما نصه چوں منع درکتب بلفظ قیام واقع شدہ شاید کہ دراں اشارت باشد باآں کہ اگر نشستہ دُعا کند جائز باشد[1]

جیسا کہ بعض سے منقول ہے عبارت یہ ہے: چونکہ کتابوں میں لفظِ قیام کے ساتھ ممانعت آئی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اُس وقت یہ اشارہ ہو کہ اگر بیٹھ کر دُعا کرے تو جائز ہے۔(ت)

بلکہ کراہت اس قدر سے بھی اطلاق منع مانعین میں خلل واقع

واناافول وباللّٰہ التوفیق (اور میں کہتا ہُوں اور یہ اللہ کی توفیق سے ہے۔ت) قیام، ان کلماتِ علماء میں بمعنی توقف و درنگ ہے کہ ان معنی میں بھی اس کا استعمال شائع۔

قال تعالٰی حسنت مستقرا ومقاما[2] ای موضع قرار لا محل انتصاب اذ لا محل له، وکذا قوله تعالٰی حاکیا عن الکفار یا اھل یثرب لا مقام لکم[3] وقال تعالٰی یقیمون الصلٰوۃ[4] ای یواظبون علیھا ومنه اسمائه تعالٰی القیوم القیام والقیم بمعنی الدائم القیام بتدبیر الخلق[5] ومنه حدیث فی معجزاته صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم لو لم تکله لقام لکم[6] ای دام وثبت ولم ینفذ و

باری تعالٰی کا ارشاد ہے: جنت کیا ہی عمدہ ٹھکانا اور مقام ہے۔ مقام کا معنٰی ٹھہرنے کی جگہ، کھڑے ہونے کی جگہ نہیں اس لئے کہ اس کا موقع نہیں۔ اسی طرح قولِ کفار کی حکایت فرماتے ہوئے ارشادِ باری ہے: اے اہلِ یثرب! تمہارے لئے مقام نہیں یعنی جائے قرار نہیں ــ اور ارشادِ باری ہے: نماز قائم کرتے ہیں۔ یعنی اس پر مداومت کرتے اور ہمیشگی برتتے ہیں ــ اور اس سے باری تعالٰی کے اسماء قیوم، قیّام، قیِّم ہیں ــ یعنی

---

[1] کشف الغطاء فصل ششم نماز جنازہ مطبع احمدی دہلی ص ۴۰
[2] القرآن ۲۵/ ۶۶
[3] القرآن ۳۳/ ۱۳
[4] القرآن ۳۱/ ۵
[5] مجمع البحار تحت لفظ قوم منشی نولکشور لکھنؤ ۳/ ۱۸۱
[6] صحیح مسلم کتاب الفضائل مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۲۴۶

منه حدیث سنة قائمة[1] ای دائمة مستمرة
وفی دعاء الاذان والصلاۃ القائمة ای
الدائمة التی لا یعتریها نسخ وفی حدیث
حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنه
بایعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه
وسلم ان لا اخر الا قائما[2] ای لاموت الا
ثابتا علی الاسلام[3] قاله المجد فی القاموس
وقال قام الماء جمد والدابة وقفت
واقام بالمکان اقامة وقامة دام والشیئ ادامه ومالہ
قیمة اذا لم یدم علی شیئ[4] (ملخصا) اھ و
قال فی مجمع بحار الانوار ح قوموا
الی سیدکم فیه استحباب القیام عند
دخول الافضل وھو غیر القیام
المنھی لان ذلك بمعنی الوقوف و
ھذا بمعنی النهوض ط (للطیبی شارح
المشکوۃ) لیس ھو من القیام المنھی
عنه انما ھو فیمن یقومون علیه وھو
جالس ویمثلون قیاما طول جلوسه[5] (ملخصا)

دوام والا، ہمیشہ مخلوق کی تدبیر فرمانے والا ——
اسی سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات
کی ایک حدیث ہے: اگر تم اسے نہ ناپتے تو وہ
تمہارے لئے قائم رہتا یعنی وہ غلہ دائم و ثابت
رہتا اور ختم نہ ہوتا —— اسی سے یہ حدیث ہے۔
سنت قائمہ یعنی دائمی اور ہمیشہ رہنے والا طریقہ
—— اور دعائے اذان میں ہے: والصلوۃ
القائمۃ —— یعنی دائمی نماز جسے نسخ عارض ہونے
والا نہیں —— حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ
کی حدیث میں ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ زمین پر
نہ گروں گا مگر قائم رہ کر —— یعنی نہ مروں گا مگر اسلام
پر برقرار اور ثابت رہ کر —— اسے مجد الدین
فیروز آبادی نے القاموس المحیط میں ذکر کیا ——
اور مزید لکھا: قام الماء —— پانی جم گیا —— قام
الدابة —— جانور ٹھہرا —— اقام بالمکان
—— اس جگہ ہمیشہ رہا —— اقام الشیئ ——
اس شی کو ہمیشہ رکھا —— مالہ قیمة —— اسے
کسی چیز پر دوام نہیں اھ —— مجمع بحار الانوار میں ہے: حدیث "اپنے سردار کے لئے قیام کرو"——

---

[1] مشکوۃ المصابیح بحوالہ ابی داؤد وابن ماجہ کتاب العلم مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۵
مجمع البحار تحت لفظ قوم مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۳/ ۱۸۱
[2] مسند احمد بن حنبل مروی از حکیم بن حزام " دار الفکر بیروت ۳/ ۴۰۲
[3] و [4] القاموس المحیط باب المیم فصل القاف مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۴/ ۱۷۰
[5] مجمع بحار الانوار تحت لفظ قوم مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۳/ ۱۸۲

اس حدیث سے افضل کی آمد کے وقت قیام کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے ــــ اور یہ قیام ممنوع سے جدا ہے اس لئے کہ وُہ قیام بمعنی وقوف ہے اور یہ بمعنی نہوض (اٹھنا) ہے ــــ طیبی شارح مشکوۃ نے فرمایا ؛ یہ قیام ممنوع سے نہیں ، وہ تو ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کسی کے بیٹھے رہنے کی حالت میں جب تک وُہ بیٹھا رہے اُس کے سامنے سیدھے کھڑے رہتے ہیں ۔ (ت)

پس عبارات اسی منع تطویلِ دُعا کی طرف راجع ہیں جس کے باعث امر تجہیز و تعویق میں پڑے ، ورنہ اگر کلماتِ یسیرہ کہے جائیں جیسا سوال میں مذکور یا ہنوز جنازہ لے چلنے میں کسی اور ضرورت سے دیر ہو اور ایسی حالت میں دعائے تطویل کرتے رہیں تو ہرگز زیرِ منع داخل نہیں کہ صورتِ اولیٰ میں تاخیر ہی نہیں اور ثانیہ میں تاخیر بوجہ آخر ہے ، نہ بغرضِ دعا ۔ ولہذا فقہاء کرام نے لا یقوم للدعاء (دعا کے لئے نہ ٹھہرے ۔ ت) فرمایا ، نہ لایدعو قائما (ٹھہرنے کی حالت میں دُعا نہ کرے ۔ ت) یا لا یدعو بعدھا اصلا (بعد جنازہ بالکل دُعا نہ کرے ۔ ت) لاجرم حدیث سے ثابت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جنازہ مبارک کے گرد ہجوم کیا اور چار طرف سے احاطہ کرکے کھڑے ہُوتے اور امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے دُعائیں کرتے رہے ، یہاں تک کہ امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم بھی اس مجمع میں شامل اور امیر المومنین شہید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے دُعاء و ثناء میں شریک ہُوئے ۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ؛

واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب علٰی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون و یثنون ویصلون علیہ قبل ان یرفع ، وانا فیھم قال فلم یرعنی الا رجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیہ فاذا ھو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وفی

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازہ رکھا تھا ، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے اُن کے لئے دُعا و ثناء میں مشغول تھے ، میں بھی اُنھیں دُعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ تھے ، جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہوکر بولے : اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اُس کے سے

ـــــــــــــــــــــــــــــــ

۱؎ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۲۴۶

روایة للبخاری[1] قال انی لواقف فی قوم یدعون اللہ لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول رحمك اللہ ان کنت لارجوان یجعلك اللہ مع صاحبیك الحدیث۔

عمل کرکے اللہ تعالٰی سے ملوں، اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالٰی آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث

ثم اقول ہر شخص اپنے نفس میں دُعا کرے دوسروں سے تاکید وتقاضا میں مصروفی واشتغال یا نہ کرنے والوں سے نزاع وجلال کا وہ محل نہیں کہ وہ وقت اعتبار وتفکر واتعاظ وتدبر کا ہے، نہ غافلانہ رفع اصوات وبحث ومنازعت کا۔

وقد وردت فی ذلك اٰثار کثیرۃ عن الصحابة الکرام والتابعین الاعلام رضی اللہ تعالٰی عنهم وصرحت به العلماء الحنفية والمالکية والشافعية وغیرهم قدست اسرارهم۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور تابعین اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے کثیر آثار وارد ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی اور ان کے علاوہ علماء قدست اسرارہم نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ (ت)

امید کرتا ہوں کہ یہ وہ قول فصل وحکم عدل ہو جسے ہر ذی انصاف پسند کرے وباللہ التوفیق رہا مظنہ فساد اعتقاد کہ ایسے مواضع میں اکثر دستاویز نافین ہوتا ہے اور اُسے جہلًا خواہ تجاہلًا موجب منع وتحریم نفس فعل وبجائے ترک مواظبت ولومن البعض المقتدٰی بھم (اگرچہ مداومت کا ترک بعض مقتدا، و پیشوا حضرات سے ہی عمل میں آجائے۔ ت) مواظبت ترک مطلق کے وجوب پر دلیل ٹھہراتے ہیں، عند التحقیق یہ صرف ان کی تلبیع سحیق ہے، حق یہ کہ جہاں ایسا ہو تو صرف ترک احیانًا اُس کے ازالہ میں کافی، کما نص علیہ العلماء فی غیر ما کتاب (جیسا کہ علماء نے متعدد کتابوں میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔ ت) (یعنی اگر یہ گمان ہو کہ لوگ واجب سمجھیں گے تو کبھی ترک بھی کردے۔ نہ یہ کہ ہمیشہ ترک کرنا واجب ہوجائے۔ مترجم) اور وہ بھی عمومًا ضروری نہیں صرف علمائے مشارٌ الیہم بالبنان کی جانب سے کفایت کرتا ہے کہ اُنھیں کے افعال پر نظر ہوتی ہے اور وہی باعثِ ہدایتِ عوام، واللہ الھادی الی سبل السلام والصلوۃ والسلام الی یوم القیام الی حبیبه واٰله وصحبه الکرام وعلینا بھم

---

[1] صحیح البخاری کتاب المناقب مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۹

یاذاالجلال والاکرام، واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم (اور اللہ ہی سلامتی کے راستوں کی ہدایت دینے والا ہے، روزِ قیامت تک درود وسلام ہو اس کے حبیب، اور ان کے معزز آل و اصحاب پر، اور ان کے واسطے سے ہم پر بھی اے بزرگی وعزت والے! اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے اور اس کا علم زیادہ کامل ومحکم ہے۔ ت)